سوال

(197) قربانی کی نیت سے پالے جانور کی جگہ دوسرا جانور قربانی کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جس جانور کو قربانی کی نیت سے پالا ہے دو سال کے بعد بھی دو دانت نہیں ہوا۔ اور دوسرا جانور خریدنے کی وسعت نہین تو کیا کرے؟ جب کہ دو سال سے پالا ہو موجود بھی ہے۔ قربانی کی نیت کیا ہوا جانور جس کو پالا ہے اور وہ دو دانت نہیں ہوا کیا فروخت کیا جاسکتا ہے؟ اگر فروخت کرنا جائز ہے تو کیا فروخت سے حاصل شدہ پوری رقم خریدنا ضروری ہے؟ یا کم قیمت کا بھی خرید کر قربانی کرسکتا ہے؟ اگر ایسا کرسکتا ہے تو زائد رقم اپنے مصرف میں لاسکتا ہے ے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اونٹ جانور یک قربانی جائز نہیں۔ خواہ وہ دو سال کا ہو یا اس سے بھی زیادہ دن کا اور خواہ وہ قربانی کی نیت سے گھر کا پالا ہوا ہو یا خریدا ہوا ہو۔ بہر حال اس کی قربانی درست نہیں لقولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاتذبحوا الا مسنۃ مسلم

1۔ اگر وسعت ہو تو دوسرا دنتا ہوا جانور خرید کر قربانی کرنی چاہیے اور ایسی صورت میں کہ قربانی کی نیت سے گھر کا پالا ہوا جانور جو ایک سال سے زائد عمر کا ہے قربانی کے دنوں میں اونٹ رہ جائے اور اس کے مالک کو دوسرا دنتا ہو جانور خریدنے کی وسعت نہیں ہے اس کے ذمہ قربانی ہی نہیں۔ کیوں کہ قربانی صرف مسنۃ کی درست ہے اور اس کو اس کی وسعت نہیں اور اونٹ جانور کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہے۔

اور اگر اس پلے ہوئے اونٹ جانور کے آیندہ بقر عید تک اور مسنہ ہونے تک نگہداشت اور پرورش مشکل ہو تو دنتے ہوئے جانور سے اس کا بدل لینا یا فروخت کر دینا جائز ہے پھر حاصل شدہ پوری قیمت کا دنا ہوا جانور خرید کر قربانی کرے یا اس سے کم کا دونوں جائز ہے ے لیکن فاضل رقم کو صدقہ کر دینا چاہیے۔

(1) عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ يَشْتَرِي لَهُ أُضْحِيَّةً بِدِينَارٍ، فَاشْتَرَى أُضْحِيَّةً، فَأُرْبِحَ فِيهَا دِينَارًا، فَاشْتَرَى أُخْرَى مَكَانَهَا، فَجَاءَ بِالأُضْحِيَّةِ وَالدِّينَارِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ضَحِّ بِالشَّاةِ، وَتَصَدَّقْ بِالدِّينَارِ (ترمذی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْبَدَنَةَ أَوِ الْأُضْحِيَّةَ فَيَبِيعُهَا وَيَشْتَرِي أَسْمَنَ مِنْهَا فَذَكَرَ رُخْصَةً (مجمع الزوائد 3/321)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ

کسی جانور کے قربانی کی نیت سے پالنے یا سا نیت سے خریدنے سے قربانی کے لئے اس کے متعین ولازم ہوجانے پراور اس کی بیع وتبدیل کے عدم جواز پر کوئی قرآنی نص نہیں ہے جولوگ عدم جواز کے قائل ہیں ان کی دلیل صرف قیاس علی الہدی ہے لیکن ہدی اوراضحیہ میں جوفرق ہے وہ مخفی نہیں پھر یہی مانعین خاص صورتوں میں تبدیل یا بیع کے جواز کے بھی قائل ہیں کما یخفی۔

اگرکسی مخصوص جانورکی جومسنہ ہوقربانی کرنے کی نذرمان لی جائے تووہ قربانی کے لئے متعین ولازم ہوجائے گااوراس کی بیع یا تبدیلی درست نہیں ہوگی۔ واللہ ماعندی واللہ اعلم)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الأضاحی والذبائح

صفحہ نمبر 396

محدث فتویٰ